

۱۴۔ قلعہ فتح ہوا مگر شیر مارا گیا

کرنے لگے کہ اس کام کے لیے کسے چنا جائے۔ قلعہ کوٹڈانا کو سر کرنا انتہائی مشکل کام تھا۔

تاناجی مالوسرے : تاناجی مالوسرے ابتدا ہی سے شیواجی مہاراج کے رفیق کار تھے۔ وہ کوکن میں مہار کے قریب اُمرٹھے گاؤں کے رہنے والے تھے۔ وہ شیواجی کے کسی بھی کام کے لیے ہمیشہ مستعد اور تیار رہتے تھے۔ وہ بڑے باہمت اور قوی بدن کے مالک تھے۔ ان میں طاقت بھی تھی اور عقل بھی۔ وہ شیواجی مہاراج سے بڑی عقیدت رکھتے تھے۔

پہلے کوٹڈانا کی شادی : تاناجی اپنے اکلوتے بیٹے کی شادی کی تیاری میں مصروف تھے۔ تاناجی کے گھر رانبا کی

ماں صاحب کی خواہش : شیواجی مہاراج نے جے سنگھ کو جو ۲۳ قلعے دیے تھے وہ ابھی مغلوں کے قبضے میں تھے۔ کوٹڈانا کا قلعہ ان میں سے ایک تھا۔ جیجاناتا ایک دن شیواجی مہاراج سے بولیں، ”شیوبا! کوٹڈانا جیسا مضبوط قلعہ مغلوں کے قبضے میں رہے، یہ ٹھیک نہیں ہے۔ اسے واپس لے۔“ پونہ کے قریب کا کوٹڈانا قلعہ سوراج میں شامل ہو اس کے لیے شیواجی مہاراج بے چین رہتے تھے۔ کوٹڈانا پر مغلوں کا قبضہ جیجاناتا اور شیواجی مہاراج کے دل میں کھٹکتا رہتا تھا۔ شیواجی مہاراج نے کوٹڈانا کا قلعہ حاصل کرنے کا ارادہ کیا، لیکن اس کا فتح کرنا بہت مشکل تھا۔ شیواجی مہاراج غور و خوض



تاناجی کا عہد

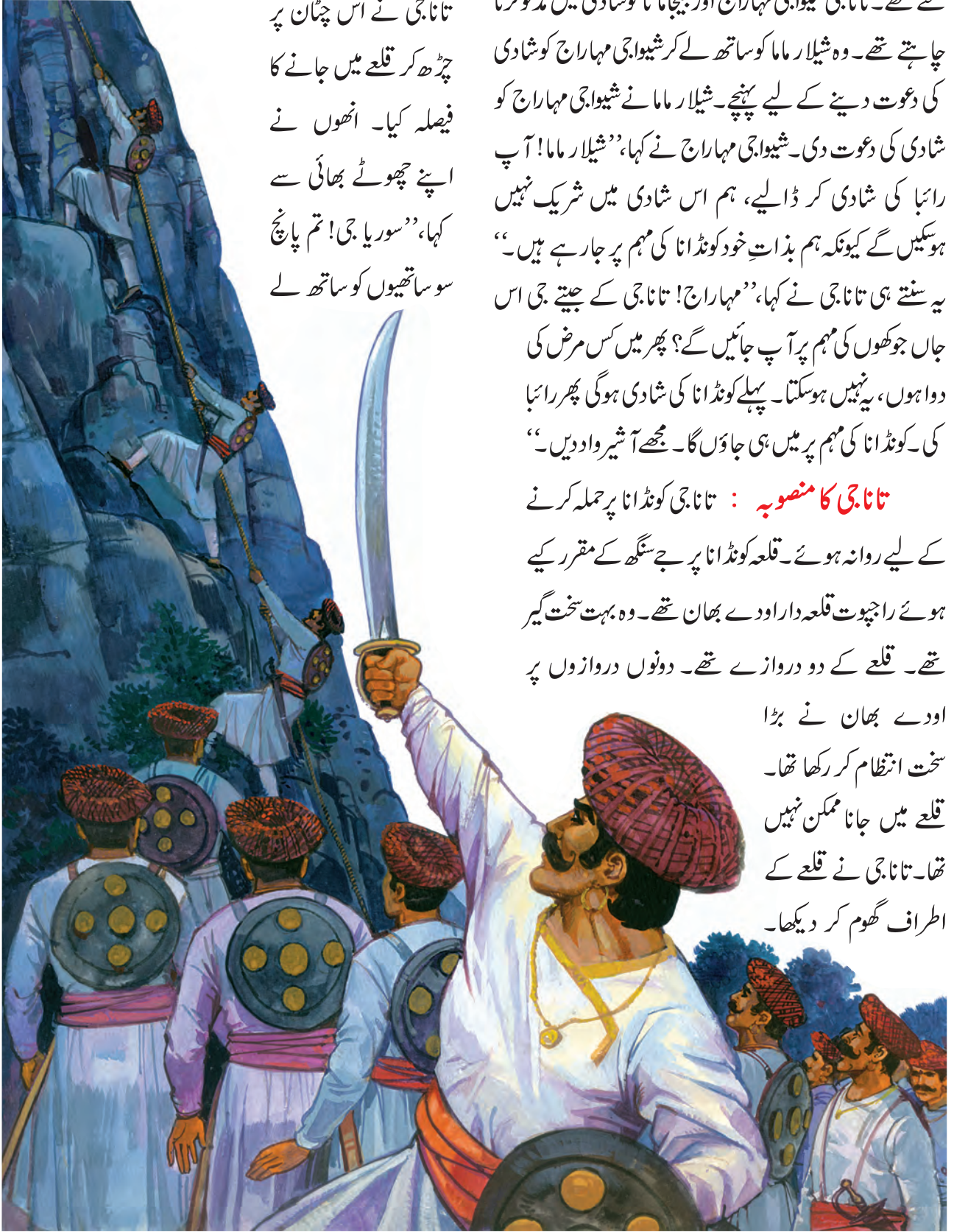
مغربی جانب کافی اونچی چٹان تھی۔ اس طرف پہرہ نہیں تھا۔

تاناجی نے اس چٹان پر
چڑھ کر قلعے میں جانے کا
فیصلہ کیا۔ انھوں نے
اپنے چھوٹے بھائی سے
کہا، ”سوریا جی! تم پانچ
سوساتھیوں کو ساتھ لے

شادی کی تیاریاں زوروں پر تھیں۔ شادی کو صرف چار دن رہ
گئے تھے۔ تاناجی شیواجی مہاراج اور جیجی ماما کو شادی میں مدعو کرنا
چاہتے تھے۔ وہ شیلار ماما کو ساتھ لے کر شیواجی مہاراج کو شادی
کی دعوت دینے کے لیے پہنچے۔ شیلار ماما نے شیواجی مہاراج کو
شادی کی دعوت دی۔ شیواجی مہاراج نے کہا، ”شیلار ماما! آپ
رائبا کی شادی کر ڈالیے، ہم اس شادی میں شریک نہیں
ہو سکیں گے کیونکہ ہم بذات خود کونڈانا کی مہم پر جا رہے ہیں۔“
یہ سنتے ہی تاناجی نے کہا، ”مہاراج! تاناجی کے جیتے جی اس
جاں جوکھوں کی مہم پر آپ جائیں گے؟ پھر میں کس مرض کی
دوا ہوں، یہ نہیں ہو سکتا۔ پہلے کونڈانا کی شادی ہوگی پھر رائبا
کی۔ کونڈانا کی مہم پر میں ہی جاؤں گا۔ مجھے آشیر وادیں۔“
تاناجی کا منصوبہ : تاناجی کونڈانا پر حملہ کرنے

کے لیے روانہ ہوئے۔ قلعہ کونڈانا پر بے سنگھ کے مقرر کیے
ہوئے راجپوت قلعہ دار اودے بھان تھے۔ وہ بہت سخت گیر
تھے۔ قلعے کے دو دروازے تھے۔ دونوں دروازوں پر

اودے بھان نے بڑا
سخت انتظام کر رکھا تھا۔
قلعے میں جانا ممکن نہیں
تھا۔ تاناجی نے قلعے کے
اطراف گھوم کر دیکھا۔



تاناجی کی کونڈانا قلعہ پر چڑھائی

کر کلیان دروازے پر قابو حاصل کرلو۔ میں تین سو ماولوں کو لے کر چٹان پر چڑھ کر قلعے کے اندر جاتا ہوں۔ قلعے میں داخل ہوتے ہی ہم کلیان دروازے کو کھول دیں گے۔ پھر تم قلعے میں ایک ساتھ گھس جانا اور دشمنوں کو ختم کر دینا۔“ سوریاجی اور تانا جی دونوں دو راستوں سے قلعے پر چڑھائی کرنے کے لیے روانہ ہوئے۔

چٹان سے قلعے میں : رات کا وقت تھا۔ تانا جی اور ان کے ماولے ساتھی چٹان کے نیچے کھڑے تھے۔ جھینگر جھانیں جھانیں کر رہے تھے۔ تانا جی کے پانچ چھ نوجوان ماولے چٹان پر چڑھنے کے لیے آگے بڑھے۔ چٹان بے حد اونچی تھی، لیکن وہ کناروں کو پکڑ کر، سوراخوں اور دراڑوں میں انگلیاں ڈال کر بڑی ہمت سے چٹان پر چڑھ گئے۔ اوپر چڑھتے ہی انھوں نے رسی کا ایک سرادخت سے مضبوطی کے ساتھ باندھ دیا۔ پھر کیا تھا؟ تانا جی اور ان کے ماولے بندروں کی طرح بڑی پھرتی سے چٹان پر چڑھ کر قلعے میں جا گھسے۔

تاناجی کی بہادری : ادھر سوریاجی اپنے ساتھیوں کے ساتھ دروازہ کھلنے کا انتظار کر رہے تھے۔ قلعے میں لڑائی شروع ہوگئی۔ اودے بھان کو خبر ہوئی، انھوں نے نفاہہ بجوایا۔ اودے بھان کے سپاہیوں نے ماولوں پر حملہ کر دیا۔ دست بہ دست لڑائی ہونے لگی۔ تلواروں سے تلواریں ٹکرائیں، تیزی سے وار ہونے لگے۔ ڈھالوں کی کھن کھن سنائی دینے لگی۔ مشعلیں تھرکتی دکھائی دینے لگیں۔ ماولوں نے کلیان دروازہ کھول دیا۔ تانا جی کسی شیر کی طرح لڑ رہے تھے۔ اودے بھان ان پر ٹوٹ پڑے۔ دونوں میں زبردست لڑائی شروع ہوئی۔ دونوں بڑے

بہادر اور جری تھے۔ مقابلہ برابری کا تھا۔ اتنے میں تانا جی کی ڈھال ٹوٹ گئی۔ انھوں نے کمر پر بندھا ہوا کپڑا ہاتھ پر لپیٹا اور کپڑے پر وار جھیلنے ہوئے لڑتے رہے۔ آخر دونوں ایک دوسرے کے وار سے بری طرح زخمی ہو کر زمین پر گر پڑے۔

قلعہ فتح ہوا مگر شیر مارا گیا : تانا جی کے زخمی ہو کر گرتے ہی ماولوں کی ہمت ٹوٹ گئی۔ وہ بھاگنے لگے۔ اتنے میں سوریاجی اور ان کے ماولے ساتھی کلیان دروازے سے اندر آ گئے۔ اپنے بھائی کو زمین پر پڑے ہوئے دیکھ کر انھیں بڑا رنج ہوا لیکن وہ وقت افسوس کرنے اور غم منانے کا نہیں تھا۔ وہ وقت لڑنے کا تھا۔ سوریاجی نے چٹان پر لٹکے ہوئے رسی کو کاٹ ڈالا۔ بھاگتے ہوئے ماولوں کا راستہ روک کر انھوں نے کہا، ”ارے تمھارا باپ ادھر مرا پڑا ہے اور تم بھاگو بائی (بزدلوں) کی طرح کیوں بھاگے جا رہے ہو۔ واپس پلو! میں نے چٹان کا رسی کاٹ دیا ہے۔ اب چٹان سے کود کر مرو یا دشمن پر ٹوٹ پڑو۔“

ماولے واپس پلٹے۔ گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ ماولوں نے قلعہ کو فتح کر لیا لیکن اسے فتح کرتے ہوئے تانا جی جیسا ان کا ایک بہادر سردار مارا گیا۔ جیجا ماتا اور شیواجی مہاراج کو یہ خبر ملی۔ انھیں بہت رنج ہوا۔ قلعے پر قبضہ ہو گیا مگر شیر کی طرح بہادر تانا جی مارا گیا۔ شیواجی مہاراج نے بے حد دکھی اور رنجیدہ ہو کر کہا، ”قلعہ فتح ہوا مگر شیر مارا گیا۔“

قلعہ کو نڈانا سینہ گڑھ کے نام سے یاد کیا جانے لگا۔ یہ واقعہ سال ۱۶۷۰ء میں پیش آیا۔ کچھ عرصے بعد امرٹھے گاؤں جا کر شیواجی مہاراج نے راتبا کی شادی کر دی۔

۱۔ صحیح متبادل کے دائرے میں رنگ بھریے :

(الف) تانا جی کو کن کے اس گاؤں کے رہنے والے تھے۔

(۱) مہاڈ (۲) چپلون

(۳) اُمرٹھے (۴) رتنا گیری

(ب) جے سنگھ نے اودے بھان کو جس قلعے کا قلعہ دار مقرر کیا وہ یہ تھا۔

(۱) پرندر (۲) کونڈانا

(۳) رائے گڑھ (۴) پرتاپ گڑھ

(ج) تانا جی کے بھائی کا نام یہ تھا۔

(۱) رانبا (۲) سوریا جی

(۳) مرار باجی (۴) فرنگوی

۲۔ ہر سوال کا جواب ایک جملے میں لکھیے :

(الف) کونڈانا کا قلعہ کس کے قبضے میں تھا؟

(ب) جیجا بائی نے کونڈانا کے قلعے کے بارے میں شیواجی

مہاراج سے کیا کہا؟

(ج) پہلے کونڈانا کی شادی ہوگی اور پھر رانبا کی، ایسا کس نے کہا؟

۳۔ دو تین جملوں میں جواب لکھیے :

(الف) شیلار ماما نے شیواجی مہاراج کو رانبا کی شادی کی دعوت

دی تو شیواجی مہاراج نے اس وقت کیا کہا؟

(ب) سینہ گڑھ پر سوریا جی نے ماو لوں سے کیا کہا؟

عملی کام:

اپنے آس پاس موجود تاریخی چیزوں کی فہرست تیار کیجیے۔

